ٹیلیفون نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

186

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور نے آج گیارہ اصحاب کو ۱/۲ ۱ گھنٹہ شرف ملاقات بخشا۔ اور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت مسلسل ضعف اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ آج نماز مغرب کے وقت مسجد میں تشریف لائے۔ مگر ابھی نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ رجب ۱۳۶۵ھ | ۲۵ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴۷

قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والے سکھ اور حکومتِ پنجاب

(از ایڈیٹر)

خانصاحب مرزا ابو سعید صاحب مرحوم کے قاتل نے کیوں یہ نہایت ہی کمینہ خلاف انسانیت اور صد درجہ قابل مذمت فعل کیا اس کے متعلق مختلف باتیں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کی ترقی رکی ہوئی تھی۔ اس نے تبدیلی کی درخواست دی۔ جو منظور نہ کی گئی اسے ابھی تک مستقل نہ کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کی سب اور اسی قسم کی دوسری محکمانہ شکایات مل کر بھی قاتل کے فعل کو حق بجانب قرار نہیں دے سکتیں۔ نہ اس بناء پر کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان مجرم کو معذور اور مجبور سمجھ سکتا ہے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا اور اس کا علی الاعلان اظہار کرتا ہے۔ تو وہ گویا ایک بہت بڑے خطرناک راز کا افشا کرتا ہے۔ ایسا خطرناک جس سے ملک کا امن برباد ہو سکتا ہے۔ یہ ایسی صاف اور واضح بات ہے کہ ہندو اخبارات کو بھی باوجود انتہائی تعصب رکھنے کے اس کا اعتراف کرنا پڑا ہے چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۲۳ جون) نے لکھا ہے۔

"اس میں شک نہیں کہ محض اس لئے کہ کسی سپاہی کی حق تلفی ہوئی ہے اسے اپنے افسر کو قتل کرنے کا حق پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر اس طرح قتل ہونے لگیں تو کوئی بھی ہندو مسلم سکھ افسر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور اگر کوئی شخص اشارۃً یا کنایۃً بالواسطہ یا بلاواسطہ ایسے قتل کی حمایت کرتا ہے۔ تو یقیناً سماج کا دشمن ہے"۔

اس قسم کے قتل کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کی صحت سے تو کوئی ہوشمند انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سلسلہ میں جس بات کو نظر انداز کر کے قتل کی حمایت کرنے والے کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خاصکر مسلمان اخبارات میں۔ وہ یہ ہے کہ اگر یہ قتل قاتل نے کسی فوری جوش کے ماتحت ذاتی حیثیت سے کیا ہوتا۔ تو بے شک بالواسطہ یا بلاواسطہ اسکی حمایت میں کوئی بات کہنے والا نہ صرف قابل مذمت سمجھے جانے کے قابل ہوتا۔ اور اسے قابل گرفت قرار دیا جا سکتا تھا۔ اور کہا جا سکتا کہ قانونی اخلاقی اور سماجی لحاظ سے جرم کرنے والے اور جرم پر اکسانے والے کی نوعیت ایک ہے۔ لیکن جب آثار اور قرائن سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ یہ قتل کسی ذاتی جوش اور عداوت کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ کسی گہری سازش کی جھلک ہے پھر جو شخص اس سازش کا کچھ نہ کچھ سراغ بیان کرتا ہے خواہ وہ اس کے لئے کوئی پیرایہ اختیار کرتا ہے۔ محض اس وجہ سے اسے فتنہ انگیز سماج کا دشمن۔ قتل کا محرک۔ ملک کا امن برباد کرنے والا نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں اس لحاظ سے اس پر یہ سب باتیں عائد کی جا سکتی ہیں۔ جبکہ اس کی سراغ رسانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے افسروں کے قتل کی سازش کا پورا پورا کھوج لگا لیا جائے۔ اور سازش کرنے والوں میں سے ایک راز افشا کرنے والا بھی ثابت ہو جائے سازش کا پتہ لگا لینے کے بعد یہ کوئی مشکل نہیں۔ اور سازش کا پتہ لگانا اس بیان کی موجودگی میں کچھ بھی مشکل نہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس کی شخصیت کے متعلق حکومت سے اس قسم کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ کہ "قانون کی تلوار اس کے خلاف اٹھائی جائے" اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس لئے کہ اس کا بیان سرکاری افسروں کے قتل کا پیش خیمہ ہے۔ بلکہ حکومت سے یہ کہا جائے کہ اس بیان کو ایک اہم ضروری اور درست اطلاع قرار دے کر اس کی بناء پر اصل سازش تک پہونچنے کی کوشش کی جائے۔ اور پھر اس کا قلع قمع پوری قوت کے ساتھ کر دیا جائے۔

یہ ہے اصل چیز جس کی طرف مسلمان اخبارات کو متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور جس کے متعلق حکومت سے پُر زور مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ اسے پیش نظر رکھ کر اس سازش کا سراغ لگائے جو سکھوں میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے اور مسلمان افسروں کو قتل کرنے اور دوسری امن شکن کارروائیاں کرنے کے متعلق پرورش پا رہی ہے۔ اور جس نے حکومت کی سہل انگاری کی وجہ سے اب ادھر ادھر جھانکنا بھی شروع کر دیا ہے۔

ایک ایم۔ ایل۔ اے اور ذمہ وار سکھ لیڈر کا یہ کہنا کہ پنجاب گورنمنٹ کا کم و کاست ہر سکھ ملازم اس قسم کی ذہنیت رکھتا ہے جس قسم کی ایک قاتل نے ظاہر کی بے بنیاد اور فضول بات نہیں۔ بلکہ پنجاب کے امن کے لئے ایک بہت بڑے خطرہ کا الارم ہے اور جب اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسے لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والے ہیں تو قانون شکنی اور ملک میں ابتری پیدا کر دینے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے معاصر "شہباز" نے ذرا واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ "ہم حکومت سے مطالبہ کرینگے۔ کہ وہ اس بیان کیطرف متوجہ ہو۔ ورنہ صوبہ کے امن و امان کو سخت خطرہ لاحق ہو جائیگا" یہی بات ہم حادثہ قتل کے معاً بعد حکومت سے کہہ چکے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلم پریس اس پر بار بار زور دے۔ تا آنکہ حکومت کی مشینری میں حرکت پیدا ہو جائے۔ لیکن حکومت کچھ کرے یا نہ کرے۔ مسلمانوں پر جب سکھوں کے ارادول ان کی تیاریوں اور ان کے منصوبوں کے متعلق بہت کچھ ظاہر ہو چکا ہے۔ اور وہ نقصان بھی اٹھا چکے ہیں۔ تو کیا آنے والے خطرات سے بچنے کے لئے انہوں نے کوئی تیاری کی ہے۔ اگر نہیں تو وہ کس وقت کے منتظر ہیں۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بہاؤ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ضروری دریافت

ایک احمدی دوست نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ کہ ان کا بھانجا ۶۸۴ نمبر لے کر میٹرک میں پاس ہوا ہے۔ مزید تعلیم کے لئے بندوبست فرمایا جائے۔ اگر انتظام ہو جائے۔ تو وہ بچہ کو قادیان بھیج دیں گے۔ ورنہ کوئی ہندو دوست اسے خرچ دے کر تعلیم دلانے کو تیار ہیں۔

چونکہ ان صاحب کا ایڈریس نہیں ملتا اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع مطلوب ہے کہ براہ کرم اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ بچہ کی تعلیم کا انتظام ہو جائے گا انشاء اللہ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے ملاقاتیں بند

قادیان ۲۴ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے متعلق عرض کی جاتی ہے۔ کہ کل مورخہ ۲۵/۶ سے کوئی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ ملاقاتوں پر اتنا وقت صرف ہو جاتا ہے کہ اس صورت میں تفسیر قرآن کریم کا کام نہیں ہو سکتا۔

احباب کرام مطلع رہیں۔ اور مجلس علم و عرفان میں ملاقات پر اکتفا فرمائیں۔ اگر کوئی امر تخلیہ میں عرض کرنے والا ہو۔ تو بند لفافہ میں لکھ کر دے سکتے ہیں۔ جو حضور کی خدمت میں پہنچا دیا جائیگا۔ انشاء اللہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

"مولوی" اور "منشی فاضل" کے امتحانات کا انتظام

متعدد احباب نے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ اگر اوقات مقررہ کے علاوہ دوسرے دفاتر کے کارکنوں اور دیگر اصحاب کے لئے عربی و فارسی کی تعلیم کا ایسا انتظام ہو۔ جس سے وہ یونیورسٹی کا کوئی امتحان دے سکیں۔ تو بہتر ہے۔ اس سے ایک تو دوسرے معمر اور نوجوان لوگوں میں بھی علمی شوق پیدا ہو گا۔ اور وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو دینی خدمات کے لئے پیش کر سکیں گے اور دوسرے السنہ شرقیہ کے امتحانات کا سنٹر بنانے میں سہولت ہو گی۔ نظارت تعلیم نے اس تجویز کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔ اس لئے نظارت تعلیم کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست "مولوی" یا "منشی فاضل" کی علیحدہ کلاس میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی درخواست دفتر جامعہ احمدیہ میں جلد بھجوا دیں۔ اس کلاس کے طلباء کے لئے درخواستیں آنے پر قواعد مرتب کئے جائینگے۔ اور فیس کی تعیین کی جائے گی۔ غالباً دو گھنٹے روزانہ پڑھائی کا انتظام ہو گا۔ انشاء اللہ درخواستیں آخر جون تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

ایک احمدی خاتون کی شاندار کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی جو کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں (احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا کرے۔ اپنے رنگ کے نہایت مخلص احمدی ہیں) کی صاحبزادی محترمہ مریم سلیمہ نے اس سال امتحان ایم۔ اے پریوس فارسی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے

پاس کیا ہے۔

ہم اس شاندار کامیابی پر محترمہ مریم صاحبہ۔ ان کے والد ماجد اور سارے خاندان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ محترمہ کی اس کامیابی کو ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور وہ اپنی صنف کی روحانی اور جسمانی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

تعلیم الاسلام کالج سومنگ کلب کی کامیابی

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج کے طلباء نے یونیورسٹی اور پنجاب کے تیراکی کے مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ناصر محمود صاحب اور عبد الشکور صاحب نے ۵۰ اور سو میٹر کی دوڑ میں یونیورسٹی میں پوزیشن لی۔ پنجاب چیمپین شپ میں ہماری ریلے کی ٹیم دوم آئی۔ اول رہنے والی ٹیم کا ½ سیکنڈ کے قریب ٹائیم کم تھا۔ ہماری ٹیم نے واٹر پولو میں پہلے گورنمنٹ کالج لاہور کی ٹیم کو شکست دی۔ اور پھر فائنل میں ایچیسن کالج کی ٹیم کو تین کے مقابلے پر پانچ گول سے ہرایا۔ الحمد للہ۔ سالہا سال سے واٹر پولو کی چیمپین شپ ایچیسن کالج کے پاس تھی۔ جو اس سال ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حاصل کی۔

مقابلوں میں نوٹ کرنے کے قابل امر یہ تھا۔ کہ ہر طرف کسی نہ کسی جگہ پوزیشن لینے والے احمدی طلباء تھے جو دوسرے کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو دوست تیراکی میں ماہر ہوں یا تیراکی کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ ہمارے کلب کے ممبر بنیں۔ تا کہ اگلے سال ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے تیراکی کے تمام مقابلوں میں اول پوزیشن حاصل کر سکیں۔

(کیپٹن سومنگ تعلیم الاسلام کالج قادیان)

تعلیم الاسلام کالج لائبریری قادیان

اکثر دوست مختلف قسم کی کتابیں مثلاً ناول وغیرہ پڑھنے کے بعد یونہی پھینک دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسی کتابیں لائبریری میں پہنچ کر بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ بنا بریں دوستوں سے التماس ہے کہ وہ اپنی زائد کتب لائبریری ہذا کو عطا فرما دیا کریں۔ لائبریری ایسی کتب شکریہ کے ساتھ قبول کرے گی۔ اور یہ امر دوستوں کے لئے صنعت کے ثواب کا موجب ہو گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

امراء پریذیڈنٹ و قائدین فوری توجہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سے پیوستہ سال سالانہ اجتماع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔

ہر سال مرکز کی طرف سے باہر سے آنے والے خدام کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا جائے اور ہر جماعت کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنا ایک ایک نمائندہ یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے۔ یہاں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائیگا۔ اور اس کے بعد ان کو اس امر کا ذمہ وار قرار دیا جائیگا۔ کہ وہ باہر اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم کا درس جاری کریں"۔ نیز فرمایا :۔ "اس غرض کے لئے ایک ماہ کی مدت کافی ہے۔ ہم اس مہینہ کے درس کے لئے اپنی جماعت کے چوٹی کے عالم دے دیں گے۔ قرآن کریم اور اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے کسی قدر صرف و نحو کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس غرض کے لئے ایک کورس مقرر کر دیا جائیگا۔ ... خدام احمدیہ کے لئے نہ صرف قرآن کریم کے ترجمہ سے بلکہ بعض اور دینی علوم سے بھی واقف ہونا ضروری ہے۔" (مرقومہ الفضل ۹ نومبر ۱۹۴۳ء)

حضور پرنور کے محولہ بالا ارشاد کی روشنی میں گذشتہ سال تعلیم القرآن کمیٹی کی طرف سے ایک کلاس کا اجرا کیا گیا۔ جو ایک ماہ کے لئے کھولی گئی تھی۔ اور اپنے خوشکن نتائج کے لحاظ سے کامیاب ثابت ہوئی امسال بھی نظارت تعلیم اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اشتراک سے "تعلیم القرآن کلاس" کے کھولنے کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے یکم اگست تا یکم ستمبر کی تاریخیں معین کی گئی ہیں۔ لہذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و قائدین مجالس سے درخواست ہے۔ کہ حضرت اقدس کے فرمودہ ارشاد مبارک کے پیش نظر افراد سلسلہ کے سامنے اس اہم تحریک کی اہمیت واضح فرماتے ہوئے کم از کم ایک نمائندہ کو جماعتی طور پر کلاس میں شمولیت کے لئے انتہائی جدوجہد فرمائیں۔ اور اپنے نمائندہ کی اطلاع فوراً مرکز میں پہنچا دیں۔ نیز علاوہ ان نمائندگان کے سابقہ کلاس میں شامل ہونے والے احباب امسال بھی لازمی طور پر شامل ہوں۔ حسب دستور سابق نمائندگان کے قیام و طعام کا جملہ انتظام بذمہ مرکز ہو گا۔ (صدر تعلیم القرآن کمیٹی قادیان)

187

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی مساعی

احمدی مجاہدین کی ماہ مئی کی تبلیغی سرگرمیاں

(۲)

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب احمدی مجاہد لنڈن)

فرانس اور سپین کے مجاہدین کو الوداعی ایڈریس

عرصہ زیر رپورٹ میں دو الوداعی ایڈریس دئیے گئے۔ فرانس جانے والے مجاہدین کے لئے جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے ۵ مئی کو مسٹر ظفر اللہ کاخ نو مسلم نے ایڈریس پڑھا جس کے جواب میں برادرم ملک عطاء الرحمن صاحب نے اپنے رفیق جہاد چوہدری عطاء اللہ صاحب اور اپنی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی۔ اس الوداعی ایڈریس کے متعلق نیز اس کے ساتھ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی افتتاحی تقریب کے متعلق اخبار ونڈز ورتھ بارو نیوز میں ایک تفصیلی رپورٹ نہایت دلچسپ الفاظ میں شائع ہوئی۔

اس کے علاوہ ۱۸ مئی کو جبکہ ایک کلب کا ہوٹل بھی تھی سپین جانے والے مجاہدین کو برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جواب میں برادرم مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی نے اپنی طرف سے اور اپنے رفیق چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ فرانس جانے والا مشن ۷ مئی کو یہاں سے روانہ ہوا۔ الوداع کے لئے جماعت کے احباب وکٹوریہ سٹیشن پر گئے۔ محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔ سپین جانے والا مشن بھی جا چکا ہے

دیگر تقاریب

یہ امر ہمارے لئے نہایت مسرت کا موجب ہے کہ اس ماہ میں سلسلہ کی تین معزز اور قابل احترام ہستیوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ مورخہ ۱۰ مئی کو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب یہاں تشریف لائے۔ یہاں آپ کا پروگرام گو بہت مصروف پروگرام ہے۔ مگر پھر بھی جس قدر گنجائش نکل سکتی ہے آپ کوشش کر کے مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ وابستہ ہونے کے ساتھ ہمارے لئے مقدر ہیں۔

اس کے بعد ۲۹ مئی کو محترم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ آپ کے بھائی چوہدری عبد اللہ خانصاحب بھی ہیں۔ بلکہ یہ سفر ان کے علاج کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹری مشورہ سے ۳۰ مئی کو کوئین میری ہاسپٹل میں ان کی ٹانگ کا اپریشن کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوا ہے۔

محترم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا وجود ہمارے لئے جس حد تک نافع ہے یا جو اخلاص اور محبت سلسلہ کے متعلق آپ رکھتے ہیں وہ کسی بیان کی محتاج نہیں۔ انگلستان تشریف لانے کا آپ کا یہ سولہواں موقعہ ہے۔ آپ یہاں کے حالات، لوگوں کے طبائع اور اطوار سے بخوبی واقف ہیں ان معلومات اور تجربات کے پیش نظر آپ وقتاً فوقتاً ہمیں اپنے مفید معلومات اور مناسب ہدایات سے مستفید ہونے کا موقعہ عطا فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے۔ آمین

انڈین کرکٹ ٹیم کی آمد

۱۲ مئی کو اپنے معین اور مقررہ پروگرام کے مطابق ۳ بجے کے قریب انڈین کرکٹ ٹیم یہاں آئی۔ اس موقعہ پر بہت سے دیگر معززین بھی مدعو تھے جن میں سے ونڈز ورتھ بارو کا میئر اور کرنل ڈگلس خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جناب مولانا شمس صاحب نے ٹیم کے تمام ممبران کو پہلے مسجد دکھائی۔ اس سے متعلقہ بعض ضروری امور کے متعلق انہیں اختصار کے ساتھ علم دیا۔ بعض افراد نے استفسارات بھی کئے جن کے مناسب جواب جناب مولوی صاحب نے دئیے۔ ٹیم کے بیٹھنے کا انتظام مسجد کے کھلے گھاس کے میدان میں کرسیوں پر کیا گیا۔ ونڈز ورتھ بارو کے میئر نے بطور پریذیڈنٹ اس تقریب کی کارروائی شروع کی۔ جناب مولانا شمس صاحب نے انگریزی میں کرکٹ ٹیم کو ایڈریس دیا۔ اس کے علاوہ مسٹر ظفر اللہ صاحب کاخ۔ ملک عطاء الرحمن صاحب۔ مسٹر عبد اللہ (مغربی افریقہ) مسٹر رنگر (ٹیونس) اور چوہدری مشتاق احمد صاحب نے علی الترتیب ڈچ۔ فارسی یوربا۔ عربی اور اردو زبان میں ایڈریس دئیے۔ بعد میں کرکٹ ٹیم کے کیپٹن نواب صاحب پٹوڈی نے نہایت خوش اسلوبی سے ان ایڈریسز کا جواب دیا۔ اور جناب مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں پریذیڈنٹ نے مختصر سی تقریر کی۔ اور اس تقریب میں حصہ لینے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اس موقعہ پر اس امر کا اظہار دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ جناب مولانا شمس صاحب نے جو ایڈریس پڑھا۔ اس کا آخری فقرہ یہ تھا "میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کو یہاں کھیل کے میدان میں کامیابی نصیب ہو۔ خدا کرے کہ آپ انگلستان کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیں"

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ انڈین کرکٹ ٹیم کی ابھی باری ختم نہیں ہوئی تھی۔ اور حالت اتنی تسلی بخش نظر نہ آتی تھی مگر آخری دو کھلاڑیوں کو اتنی کامیابی ہوئی کہ انہوں نے ۱۹ء کا قائم کردہ ریکارڈ توڑ دیا۔ شام کو نواب صاحب پٹوڈی سے فون پر بات کرنے کا موقعہ ملا۔ تو انہوں نے اس رنگ کی کامیابی پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ انہیں ایڈریس کا وہ فقرہ بھی یاد تھا۔ شملہ کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ انڈین کرکٹ ٹیم کے مسجد احمدیہ آنے کی خبر کو ہندوستان کے بعض اخبارات نے بھی دلچسپی کے ساتھ شائع کیا۔

دیگر مصروفیات

قریباً تمام واقفین جو یہاں مقیم ہیں اپنے اپنے پروگرام کے مطابق حصول تعلیم میں کوشاں ہیں۔ بعض آنرز کا کورس پڑھ رہے ہیں۔ اور بعض غیر ملکی زبان سیکھنے میں مصروف ہیں۔ ان مصروفیات کے ساتھ ساتھ تبلیغی پروگرام بھی جاری ہے کالج یا سکول کے ماحول میں واقفیت کو وسیع کرنے۔ اور احمدیت سے مناسب رنگ میں متعارف کرنے کے علاوہ بعض سوسائیٹیز کے لیکچر سننے کا بھی موقعہ ملا۔ اور لوگوں سے اسلامی مسائل کے متعلق گفتگو اکثر ہوتی رہی۔ برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب اپنے کالج میں ایک مجلس سوسائٹی قائم کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں۔ طلباء نے آپ ہی کو اپنا سیکرٹری تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے علاوہ ٹریکٹ تقسیم کرنے کا کام بعض دفعہ اجتماعی رنگ میں اور اکثر بلکہ قریباً روزانہ ہی انفرادی رنگ میں جاری رہا۔ مسجد میں جو دوست ملاقات کے لئے آتے رہے ان کو تبلیغ کی گئی۔ اور بعض دفعہ اگر کوئی خاص شخص مولانا شمس صاحب سے ملنے آیا۔ تو اس کے ساتھ جناب مولوی صاحب کی تبلیغی گفتگو سے مستفید ہونے کے مواقع بھی میسر آئے

مشن کی طرف سے تبلیغی خط و کتابت اور لٹریچر بھجوانے کا کام اور استفسارات کے جوابات جناب مولوی صاحب کی ہدایات کے مطابق برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ محنت سے دیتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں جناب مولوی صاحب موصوف نے قرآن مجید کے بعض اہم مضامین کے متعلق ضروری نوٹ مختلف اوقات میں لکھائے۔ اور متفرق اسلامی مسائل کے متعلق سلسلہ گفتگو بھی جاری رہا۔

بیعت

الحمد للہ کہ اس ماہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چار افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ایک مسٹر عبد اللہ ایڈی مغربی افریقہ کے ایک طالب علم جو یہاں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرے ایک انگریز مسٹر ڈانیل جن کا اسلامی نام جناب مولوی صاحب نے خالد رکھا ہے مع اپنی بیوی جن کا اسلامی نام خدیجہ ہے بیعت کی۔ آپ ایک ٹرانسپورٹ کمپنی کے منیجر ہیں جو تھے مس وین ورسکو (ڈرنفر ڈ) سے ہیں جن کا اسلامی نام زبیدہ رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے۔ اور انہیں ان برکات سے حصہ دے جو اسلام اور احمدیت کے ساتھ حقیقی

"مسلم نوجوانوں کے سُنہری کارنامے"

کے امتحان کا نتیجہ

"مسلم نوجوانوں کے سُنہری کارنامے" کے پہلے ۴۹ صفحات امتحان شعبہ اطفال کے زیر اہتمام ابھی کو لیا گیا۔ امتحان میں کل ۱۷۲ اطفال شامل ہوئے۔ ان میں سے ۱۴ اطفال نے زبانی امتحان دیا۔ کامیاب اطفال کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ اوّل۔ منیر احمد صاحب دارالبرکات۔ دوم۔ عبدالشکور صاحب اسلم دارالرحمت اور سوم نصیر احمد صاحب دارالبرکات رہے۔ قادیان کے ۱۵۵ اطفال اس امتحان میں شریک ہوئے لیکن باوجود متعدد اعلانات اور خطوط کے ذریعہ توجہ دلانے کے بیرونی مجالس میں سے صرف ۱۷ مجالس کی طرف سے ۱۷ اطفال اس امتحان میں شامل ہوئے۔ بیرونی جماعتوں کا یہ جمود یقیناً افسوسناک ہے۔ اُمید ہے کہ پھر اس غلطی کا اعادہ نہ ہوگا۔ اور آئندہ امتحان کے لئے ہندوستان بھر کی سب مجالس اطفال کے مربیان اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے بچوں کو تیاری شروع کرادیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ اطفال کو امتحان میں شریک فرمائیں گے۔

(نوٹ) آئندہ امتحان کے لئے اسی کتاب کا نصف آخر بطور نصاب مقرر کیا جاتا ہے امتحان انشاء اللہ ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ کتاب بکڈپو تالیف و اشاعت سے ۸ آنہ کو مل سکتی ہے۔

(خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نام	نمبر
دار الشکر	
رشید احمد یوسفی	۲۳
عبد الماجد شاہد	۱۹
ناصر آباد	
محمد اسلم صاحب	۲۳
شریف احمد	۳۳
محمد صادق	۲۴
دار الیسر	
مبشر احمد صاحب	۲۲
مبارک احمد	۱۸
فیض الرحمن	۱۷
دار الشیوخ	
عبد الحمید صاحب	۲۳
محمد اعظم قمر	۳۵

نام	نمبر
مبشر الدین احمد صاحب	۴۱
عبد اللطیف قمر	۳۷
لطیف احمد	۳۲
رحیم بخش	۳۰
عبد الغفور ظہور	۲۲
جمیل حسین اختر	۳۰
غلام نبی بشیر	۳۳
قمر الحق منیر	۳۲
لطیف احمد	۳۲
لائلپور	
عبد الماجد صاحب	۳۶
وسط شہر دہلی	
سید مبشرات صاحب	۲۶
خلیل احمد	۱۷

نام	نمبر
سید رفیع احمد صاحب	۲۴
میر محمد خان	۱۷
انبالہ شہر	
عبد الحمید صاحب	۳۵
منظور احمد	۲۵
نثار احمد	۲۵
سکندر آباد	
راشد محمد صاحب	۲۰
محمود احمد	۲۰
ہیرو غزنی	
فیض اللہ صاحب	۲۰
ٹوبہ ٹیک سنگھ	
محمد عبد الرحمن صاحب	۱۷

نام	نمبر
گڑھ شنکر	
معین احمد صاحب	۳۵
زبانی امتحان	
ابو النصر محمود صاحب دار الرحمت	۲۷
داؤد احمد	۳۳
منور احمد	۱۷
حفیظ احمد	۴۰
محمد یوسف	
باب الانوار نصیر الدین صاحب	۲۰
دار العلوم	۳۰
محمد اکبر افضل دار الفضل	۱۷
لطیف احمد صاحب مسجد مبارک	۱۷

نام	نمبر
دار البرکات	۴۸
منیر احمد صاحب	۵۰
نصیر احمد	۴۶
رشید احمد	۲۸
شیخ شمس الحق	۱۷
محمد شفیع آصف	۲۳
فضل کریم	۱۸
فضل احمد عبید	۱۷
ریاض احمد	۲۰
غلام مرتضیٰ	۲۲
مجید احمد طاہر	۱۷
عبد المجید بٹ	۱۸
محمد اسلم	۲۷
عبد الوحید بابلی	۱۷
سید رشید عالم	۳۵
محمد اکرام	۲۲
محمد یحییٰ خان	۲۰
سید عبد الغفور	۲۹
عبد الحمید شاد	۱۷
ضیاء الحق	۱۷
رفیق احمد ثاقب	۱۸
لطف الرحمن شاکر	۳۴
اعجاز احمد	۱۹
لطف اللہ	۳۰
شریف احمد شمس	۲۸
رشید احمد ارشد	۱۸
طاہر احمد اطہر	۲۸

نام	نمبر
محمد لطیف صاحب	۱۷
فضل احمد	۱۷
شریف احمد اشرف	۲۰
دار الرحمت	
عبد الشکور اسلم صاحب	۴۷
محمود احمد شاد	۴۳
انوار احمد	۱۷
مبارک احمد	۴۱
بشیر الدین احمد	۳۲
عبد الحمید گجراتی	۱۹
صادق محمد	۳۸
صلاح الدین شمس	۴۰
محمود احمد قمر	۱۷
عبد الرحیم	۴۴
محمد رشید	۲۰
عبد الحمید خان	۱۷
محمد شفیع قمر	۳۳
حمید الدین احمد	۲۱
محمد انور احمد	۴۳
سلیم محمود احمد	۱۷
ناصر احمد	۳۸
محمد خالد سیف اللہ	۳۲
محمد حنیف	۲۵
دار الفتوح	
عبد الباسط صاحب	۴۴
نیاز قادیانی	۴۴
عبد الحلیم	۲۸

نام	نمبر
قریشی منیر احمد ارشد صدیقی	۴۲
مسجد مبارک	
لطیف احمد بیرماسٹر	۴۴
سید محمد داؤد مظفر	۴۱
عبد الحمید قریشی	۴۴
مجیب احمد نسیم	۴۴
عبد اللہ عثمان عمر	۲۶
مرزا عبد الشکور	۲۱
انور احمد	۴۴
محمد کریم شاد	۴۷
منیر فاروق	۴۴
مسعود احمد	۱۷
محمود احمد قریشی	۳۰
محمد اسحاق قریشی	۳۰
دار الفضل	
مبارک احمد صاحب	۱۷
سید عبد اللطیف	۱۷
بشیر الدین سلیم	۳۰
محمد جمیل احمد	۲۹
حیات طاہر	۴۴
محمود احمد شمس	۴۸
محمد رفیع	۱۷
عبد الرشید قریشی	۳۴
مظفر احمد	۱۷
محمد صادق	۲۳
عبد اللطیف قریشی	۳۰
بشیر احمد	۴۴

نام	نمبر
منظور احمد صاحب	۴۲
سید منیر احمد اختر	۱۷
مجیب الرحمن صادق	۴۲
سعید احمد ربانی	۱۷
بشارت احمد	۲۰
دار العلوم	
سید مطیع اللہ	
قیصر صاحب	۲۳
امتیاز احمد	۴۳
محمد اسحاق خلیل	۲۶
حمید احمد اصغر	۴۱
محمد سعید	۲۳
عبد الحمید ارشد	۳۸
محمد اللہ خان	۴۳
ملک سلیم احمد	۲۵
محمد انور	۱۸
لطیف اشرف آتش	۱۹
دار الانوار	
یمین الیاس صاحب	۳۳
حمید الحامد	۳۳
بورڈنگ مدرسہ احمدیہ	
محمد بشیر شاد صاحب	۳۰
محمود احمد حیدرآبادی	۲۷
نذیر احمد	۳۱
عبد الوہاب خان	۳۰
دار الشکر	
رشید احمد یوسفی	۲۳

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی رہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۴۹۹ منکہ نگہبان ولد دین محمد قوم بٹ بہ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن داتہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جدی اور میری مشترکہ زمین جدی ۲۷ کنال

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۵ھ ش مطابق ۲۱ جون ۱۹۴۶ء

احمدی نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کریں

فرمایا۔ آج میں بعض امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ غالباً پچھلے سال میں نے جماعت کو تعلیم کیطرف توجہ دلائی تھی۔ جن لوگوں کو اپنی اولاد کو اعلےٰ تعلیم دلانے کی توفیق ہے۔ وہ ضرور دلائیں۔ اور وہ لوگ جنہیں استطاعت نہیں۔ وہ ملکر اپنے گاؤں کے کم ازکم ایک ہوشیار طالب علم کو اعلےٰ تعلیم دلائیں۔ اس طرح وہ طالب علم دوسروں کی پڑھائی کا موجب بن جائیگا۔ کیونکہ دوسرے طالب علموں میں اسے دیکھ کر شوق اور رشک پیدا ہوگا۔ ترقی کرنے والی قوم کے لئے یہ ایک نہائت ہی اہم سوال ہوتا ہے۔ کہ اس کے نوجوان زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہوں۔ اگر تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور اس وقت جس رفتار سے طالب علموں کی تعداد بڑھ رہی ہے بڑھتی جائے۔ تو آئندہ دس سالوں تک ہماری جماعت میں ۶۰ فیصدی تعلیم یافتہ ہوجائینگے۔ اور اگر ہر سال ایک ہزار طالب علم کالجوں میں جائیں۔ تو ان میں سے کم ازکم ۵۰۰ گریجوایٹ نکل سکتے ہیں۔ اور اسی قدر مسلمان طالب علم پنجاب میں ہر سال گریجوایٹ بنتے ہیں۔ گویا تعلیمی لحاظ سے ہم سارے مسلمانوں کے برابر ہوجائیں گے۔

اس سال تعلیم الاسلام کالج میں ۱۰۲ طالب علم آچکے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رفتار ترقی پر ہے۔ اور پہلے کی نسبت تقریباً ۵۰ فی صدی کی زیادتی ہے۔ اور یہ نہائت ہی خوشکن امر ہے۔ اسی طرح اگر باہر کے کالجوں میں بھی اس سال زیادہ احمدی داخل ہوئے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہم تعلیمی لحاظ سے غلبہ پالیں گے۔ اس کے علاوہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہمیں خود اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں عربی اور انگریزی کے گریجوایٹوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں ہم غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیج سکیں۔ اور وہاں کے علوم اور زبانیں سیکھ کر تبلیغ کریں۔ اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں ہمیں یہ فوقیت بھی حاصل ہوجائیگی۔ کہ ہمارے علماء کے مقابلہ میں دوسرے مولوی ٹھہر نہ سکیں گے۔ پھر غیر زبانیں جاننے کی وجہ سے ان کا تعلیم یافتہ طبقہ پر بہت اثر ہوگا۔ غیر زبان جاننے کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیحؑ کا یہ معجزہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے حواری غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے لیکن یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں ہزاروں گریجوایٹ ہوں تاکہ ان میں سے ہمیں بھی تبلیغ کے کام کے لئے سینکڑوں مل جائیں۔

اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مختلف مقامات پر ہم کالج اور سکول کھولیں اور ہمارے اساتذہ اور پروفیسر نہائت جانفشانی اور ایثار کے ساتھ ان کو پڑھائیں۔ اور وہ یقین کرلیں۔ کہ ہمارے اوقات اور ہماری استعدادیں طالب علموں کے لئے ہی وقف ہیں۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ ہمارے زیادہ سے زیادہ طالب علم تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ ان میں سے ایک حصہ کو اس کام کے لئے مقرر کردیا جائے۔

بعض غیر ممالک بھی ایسے ہیں۔ جو کہ ابھی تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ وہاں بھی ہمارے نوجوانوں کے لئے ترقی کا بہت میدان ہے۔ ابھی پچھلے ہی دنوں ایسے سینیا والوں نے کچھ ڈاکٹر اور مدرس طلب کئے ہیں۔ اور انہوں نے روپیہ بھی بھیج دیا ہے۔ مگر ہمارے پاس نوجوان ہیں کہاں کہ ہم انہیں غیر ممالک میں بھیج سکیں۔

ان ضروریات کے پیش نظر ہمیں زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ جب ہمارے نوجوان نہائت محنت اور ایثار کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔ اور اس جذبہ کو لے کر باہر نکلیں کہ ہم نے ان ممالک کی خدمت کرنی ہے دنیا میں ہمیشہ Adventurous طبائع ہی کام آتی ہے۔ انگریزوں کو دیکھ لو۔ کس طرح ان کے ایک کثیر طبقہ نے اپنی زندگیاں غیر ممالک میں گزار دیں۔ مگر اس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنی قوم کے لئے بڑی عزت اور شہرت حاصل کرلی۔ اور اپنے ملک کی ترقی کے راستے کھول دیئے۔ آج ہندوستانی انگریزوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ کہ خواہ مخواہ ہمارے ملک میں آ گھسے۔ مگر ان کو کس نے منع کیا تھا۔ کہ غیر ممالک میں نہ جائیں۔ یہ بھی دوسرے ممالک میں جاتے۔ اور اعلےٰ اعلےٰ کاموں پر قابض ہوجاتے۔ مگر افسوس کہ جس قدر بھی ہندوستانی غیر ممالک میں گئے بے بضاعتی کی حالت میں گئے۔ نہ زیادہ سرمایہ ان کے پاس تھا۔ اور نہ اعلےٰ تعلیم وہ سب ادنےٰ قسم کے کام وہاں کرتے ہیں۔ جن سے ملک کو کوئی برتری حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ان کی جگہ اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان جاتے۔ اور اس جذبہ کو لے کر جاتے۔ کہ ہم نے ان ممالک کی خدمت کرنی ہے تو لامحالہ ہندوستان کی غیر معمولی شہرت اور قدر ہوتی۔ اور ہندوستانی نہائت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے۔ ہمارے لئے اب موقعہ ہے کہ ہم باہر نکلیں۔ اگر ہمارے نوجوان اعلےٰ تعلیم حاصل کرکے اور اعلےٰ قابلیت پیدا کرکے قربانی اور ایثار کے ساتھ خدمت کے جذبہ کو لے کر نکلیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آج ہمارا ان ممالک میں رعب قائم نہ ہوجائے۔ اور ہماری عزت انکے دلوں میں گھر نہ کرجائے اس طرح ہماری تبلیغ بھی نہائت مؤثر ہوگی۔ باوجودیکہ عیسائی مذہب میں کوئی جذب اور کشش نہیں۔ مگر پادریوں کے ایثار اور قربانی اور خدمت خلق کی وجہ سے ہزارہا ہندوستانیوں نے اسے قبول کرلیا ہے۔ پس اگر وہ جھوٹ کو پیش کرکے اس قدر کامیاب ہوسکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ احمدی سچائی لے کر نکلیں اور وہ کامیاب نہ ہوں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے طالب علم بہت بلند خیال اور عالی حوصلہ ہوں۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ انہوں نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام سرانجام دینے ہیں۔ انہوں نے دوسرے ممالک کی خدمت اور راہنمائی کرنی ہے انہیں اخلاق اور مذہب سکھانا ہے۔ اگر انہیں غربت کی حالت میں بھی دوسرے ممالک کی قیادت اور راہ نمائی کا درجہ حاصل ہوجائے تو وہ اس لکھوکھا روپیہ سے زیادہ بہتر ہے۔ جو وہ اپنے ملک میں کما سکتے ہیں۔ اور وہ قصے اور کہانیاں جو بڑے بڑے آدمیوں کے متعلق سنا کرتے ہیں خود ان پر چسپاں ہونے شروع ہوجائینگے۔ اور اس طرح جو قدر و منزلت وہ حاصل کرینگے وہ غیر فانی ہوگی۔

اگر اس طرح ہمارے نوجوان غیر ممالک میں نکل جائیں۔ تو چند ہی سالوں میں تہلکہ مچا سکتے ہیں۔ اور دنیا کے نظام کو تہ وبالا کرسکتے ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ طالب علم ہمت اور محنت سے کام لیں۔ اور اپنے اوقات کو ضیاع سے بچائیں۔

ہر شخص پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ کہ ہر شخص گڈریا ہے۔ اور اس سے اسکے ریوڑ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ جس طرح طالب علموں کے لئے ضروری ہے۔ کہ پوری محنت اور کوشش سے اعلےٰ قابلیت پیدا کریں۔ اسی طرح اساتذہ کی نہائت اہم ذمہ داری ہے۔ کہ نہائت جانفشانی اور پورے ایثار کے ساتھ طالب علموں کو پڑھائیں۔ ان کی زندگیاں طالب علموں کے لئے وقف ہونی چاہئیں۔ وہ دیکھیں کہ آیا طالب علم تعلیم کے لئے اپنے اخراجات صرف کرتے ہیں۔ کہ نہیں پروفیسر اگر محنت اور دیانت داری سے کام لیں۔ تو جو عزت اور ثواب ان کو حاصل ہوگا۔ وہ غیر فانی ہوگا۔ اور کئی نسلوں تک کی نیکی ان کو حاصل ہوتی رہے گی۔

پھر طالب علموں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے سکول اور کالج کا نام روشن کریں۔ وہ اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتے۔ جب تک وہ سکول اور کالج کو تمام دوسرے سکولوں اور کالجوں سے ممتاز نہ کریں۔ اس طرح تبلیغ میں بھی بہت مدد ملے گی۔ اور خود بخود طالب علم اس طرف کھنچے چلے آئینگے۔ اور علمی برتری بھی قائم ہوجائے گی۔ پھر ہمارے مبلغین اور محصلین کا بھی فرض ہے

کہ وہ اپنے اصل کام کے علاوہ اس قسم کے کام بھی کرتے رہا کریں۔ یعنی جماعت کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اصل ثواب تو انہیں ایسے کاموں کا ہی ملے گا۔ باقی چندہ وغیرہ وصول کرنا تو فرض تھا۔ جو انہوں نے ادا کیا۔ امراء اور سیکرٹریان بھی اس طرف توجہ کریں۔

سوالات پیش کرنے کا ارشاد

ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ بعض باتیں تو میرے ذہن میں ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ لوگوں کے دلوں میں بھی ایسے سوالات ہوتے ہیں۔ جن کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے میں یہ طریق مقرر کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کے دلوں میں سوالات پیدا ہوں۔ وہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب یا مولوی نورالحق صاحب واقف زندگی کو دے دیا کریں۔ وہ مجھے بتاتے رہیں گے۔ اور میں ان کے جواب دے دیا کروں گا۔ دونوں طریق ہی مفید ہوتے ہیں۔ وہ خیالات جو امام کے دل میں آئیں ان کا بیان کرنا ضروری ہے۔ اور وہ سوالات جو جماعت میں پیدا ہوں۔ ان کو پیش کر کے جواب حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح تعلیم مکمل ہو سکتی ہے۔

حفظ قرآن

تیسری چیز جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم حفظ کرنا ہے یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ مگر افسوس کہ اس کی طرف بہت کم توجہ ہو رہی ہے۔ اور حفاظ دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کا رواج ڈالنے کے لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ کچھ ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو تھوڑا تھوڑا قرآن کریم حفظ کریں۔ اس طرح مجموعی طور پر کئی قرآن کریم حفظ ہو جائینگے۔ جو طالب علم یا دوسرے اصحاب اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام لکھا دیں۔

اس پر ۲۸۶ اصحاب نے اپنے نام پیش کئے جن کے متعلق حضور نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم کے پہلے ۲۸۶ رکوع ترتیب وار ان میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ اس طرح ہفتہ میں نصف قرآن یاد ہو جائیگا۔ اور اگر اس تحریک کو بڑھایا جائے۔ تو ممکن ہے کہ ایک ہفتے میں ایک قرآن کریم حفظ ہو جایا کرے۔ پس اگر ذرا سی توجہ اس طرف کی جائے تو چند سالوں میں ہمارے پاس سینکڑوں حافظ ہو جائیں گے۔

بہائی کو جواب

ایک بہائی کے رقعہ کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ میں نے پہلے بھی ان کو بتایا ہے۔ کہ ہمارے علماء یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ مجھے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم نے ان کے امام کو کئی دفعہ لکھا ہے۔ مگر اس نے ہماری کسی بات کا جواب تک دینا پسند نہیں کیا۔ حال ہی میں مولوی محمد شریف صاحب نے ایک رسالہ انہیں بھیجا۔ مگر انہوں نے واپس کر دیا۔ ہمارے مبلغ انہیں ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ تو وہ انکار کر دیتے ہیں۔

دنیا میں بہرحال برابری ہوتی ہے۔ اگر وہ اس قسم کا برتاؤ کرتے ہیں۔ تو ہم بھی ویسا ہی سلوک کرنے پر مجبور ہونگے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ بہائی تو اپنی مذہبی کتب تک نہیں دیتے۔ اور انہیں چھپائے رکھتے ہیں۔ اس موقعہ پر حضور نے نہایت احسن پیرایہ میں اسلام کی برتری کے ثبوت پیش فرمائے۔ کہ کس طرح ہر چیز کو اسلام کھلم کھلا اور واضح طور پر پیش کرتا ہے۔

حلف الفضول کے تحت آتے ہیں۔ جن میں اپنے آپ کو درمیان میں پیش کر دیا جائے۔ اس سے اخلاق پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اور لوگوں کی توجہ اس شخص کی اخلاقی برتری اور افضلیت کی طرف منعطف ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی طبیعت پر اس جماعت کی جس کے ساتھ وہ تعلق رکھتا ہے۔ برتری اور افضلیت کا نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور یہ چیز تبلیغ کے لئے اور جماعت کی ترقی کے لئے بہت مفید ہے۔ یوں تو ہر شخص کو کبھی نہ کبھی لڑائی جھگڑا چکانے کا موقعہ ملتا ہی رہتا ہے۔ اور لوگ لڑائیاں بند کراتے ہی رہتے ہیں۔ مگر حلف الفضول کے ماتحت صرف وہی لڑائیاں آتی ہیں۔ جن میں اپنے نفس کو پیش کر دیا جائے۔ اور لڑائی کا بوجھ فوراً اٹھا لیا جائے۔ یعنی ظالم کے ہاتھ کو روکنے کے لئے ظلم کا بار خود برداشت کیا جائے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ کوئی حافظ صاحب ہوں تو وہ تلاوت کریں۔ اس پر حافظ مسعود احمد صاحب اور حافظ شیخ محمد صاحب نے تلاوت کی

ان اللہ سریع العقاب کے معنی

اذان کے بعد حضور نے فرمایا۔ اس وقت تلاوت میں قرآن کریم کی جو آیتیں پڑھی گئی ہیں۔ ان میں ان اللہ سریع العقاب کے الفاظ آئے ہیں اور بعض دوسرے مقامات میں واللہ سریع الحساب بھی آیا ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان آیات سے یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالےٰ فوراً ہی حساب اور عذاب شروع کر دیتا ہے۔ ادھر کسی نے گناہ کیا۔ ادھر خدا تعالےٰ نے اسے عذاب میں مبتلا کر دیا۔ یہ مشاہدہ اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ بلکہ اس سے مراد وقت حساب اور وقت عقاب ہے۔ یعنی جب اللہ تعالےٰ حساب لینے لگتا ہے۔ یا سزا دینے لگتا ہے۔ تو اسے اس میں دیر نہیں لگتی۔ فوراً نافذ کر دیتا ہے۔ انسان کے سب اعمال اللہ تعالےٰ کے سامنے ہوتے ہیں۔ اور اس کے سامنے کوئی اخفا یا پیچیدگی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ عالم الغیب ہے۔ پس اسے حساب لینے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ اسی طرح جب وہ عذاب دینا چاہے گا۔ تو کوئی طاقت اسے روک نہ سکے گی۔ اور اس کے ارادہ میں حائل نہ ہو سکے گی۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ اور سزا میں تاخیر کرتا جاتا ہے۔ لیکن بالآخر جب وہ سزا دینا چاہے۔ تو کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔

(خاکسار منیر احمد وینس)

جذبات

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاور)

موحد رشک میدارد بہ ایمانے کہ من دارم
نہ دو خوانم نہ سہ گویم نہ دانم ہیچ مثل او
محمد مصطفیٰ ما را شفیع و شارع دیں است
جری اللہ احمد چوں بروز انبیا آمد
خدا دارم محمد احمد و حی خدا دارم
ندارد پیرو کیش دگر برہان بصدق خود
عرب باشد عجم باشد نمی فہمد کلام حق
ندارد ناسخ و منسوخ نے نقصے بہ ترتیبش
بیا اے مدعی علم و دانش دیں زمن آموز
بیا اے طالب فہمیدن گفتار محبوبے
منم فرزند آں آدم کہ مسجود ملائک شد
خداوندم بہ بخشیدست آں یوسف کہ موعود است
بہ قرب حضرت باری بہ اطمینان می پایم
فدائے حسن یوسف گشت عشاق ہمہ عالم

مکفر محو حیرت شد بہ ایقانے کہ من دارم
بہ اوصاف خودش یکتاست یزدانے کہ من دارم
فزوں تر از سلاطین است سلطانے کہ من دارم
گواہ صدق او بود دست فرقانے کہ من دارم
ندارد ہیچ کافر ساز و سامانے کہ من دارم
بہ تصدیق کلام اللہ برہانے کہ من دارم
کجا عقلش رسد آنجا بہ عرفانے کہ من دارم
چہ خوش مکتوب بے مثل است قرآنے کہ من دارم
کہ افلاطوں بود تلمیذ یونانے کہ من دارم
بیاموزد ترا قرآن دبستانے کہ من دارم
کجا دارد دگر مخلوق آں شانے کہ من دارم
رسل را بد تمنائے بہ دورانے کہ من دارم
چہ پاک از مکر و تلبیس است ایمانے کہ من دارم
مگر یوسف فدائے ماہ کنعانے کہ من دارم

زدست اخوت نامہربان یوسف چہ ہا دیدست
ازاں بدتر بدید ہم من کہ اخوانے کہ من دارم

۲۲ ماہ احسان ۱۳۲۵ھش مطابق ۲۲ جون ۱۹۴۶ء

شروع میں مولوی نورالحق صاحب واقف زندگی نے تحریک حفظ قرآن کے سلسلہ میں ان اداروں اور احباب کے لئے رکوعوں کی تعیین کا اعلان کیا۔ جنہوں نے کل اپنے نام پیش کئے تھے۔

حلف الفضول پر عمل

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ آج میرے گلے میں شدید درد ہے میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ صرف یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ حلف الفضول کے سلسلہ میں جن احباب کو کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ بتائیں۔ اس پر بعض ایسے واقعات سنائے گئے۔ جن میں لڑائی وغیرہ کو ختم کرانے کا ذکر تھا۔ ایسے واقعات جن میں جھگڑا ہٹانے والوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ کہ لو ہمیں مار لو۔ مگر لڑائی نہ کرو۔ ان پر حضور نے پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے ہی واقعات

واقعہ داتہ زید کا میں ہے۔ اس میں
سے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ یہ
سب بارانی ہے (۲) مکان خام رہائشی کے
نصف حصہ کا مالک ہوں۔ میں اپنی جائیداد اور
اس جائیداد کی آمدنی سے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت
کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس
قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد: نگہبان موصی نشان انگوٹھا گواہ شد
بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ گواہ شد۔ اسد اللہ
خاں بیرسٹر ایٹ لا۔
نمبر ۹۵۰۵۔ منکہ نواب بی بی زوجہ نبی بخش قوم
جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۴۲ء
ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/ ۴۴ء حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل
ہے۔ زیور ایک جوڑی بند نقرہ قیمتی ۵ء مہر
مبلغ -/۲۰۰ روپے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت
کرتی ہوں اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کرونگی یا میرے
مرنے پر ثابت ہوا اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی۔ الامتہ: نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد		۱-۲-۰
گجراتی	″ ″ ″	۰-۱۲-۰
اردو	″ بے جلد	۰-۸-۰
مرہٹی	″ ″ ″	۱-۰-۰
ملیالم	″ ″ ″	۱-۰-۰
کنٹری	″ ″ ″	۰-۸-۰
تیلنگی	″ ″ ″	۰-۸-۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنہ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین
سکندرآباد دکن

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بقیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ لاہور ڈویژن میں بطور کمیشن میمو کلرکس۔ لیجر کیپرز سیلز مین اور گرین شاپس میں اکاؤنٹس کلرک تقرر کے لئے امیدواروں کی طرف سے $\frac{12}{44}$ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

مندرجہ ذیل عارضی اسامیاں ہیں۔

	فوری اسامیاں	ویٹنگ لسٹ
الف مسلم	۱۱	۱۱
ب سکھ پارسی اور ہندوستانی عیسائی	۳	۳
ج غیر مخصوص	۵	۵
میزان	۱۹	۱۹

تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۶۰-۲-۵۰-$\frac{1}{2}$-۲-۳۰ کے گریڈ میں معہ گرانی الاؤنس کے جواز روئے قواعد مل سکتا ہے۔ رعائتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا بھی حق ہوگا۔

قابلیت۔ کسی مستند یونیورسٹی کا میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہو۔) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس ہو۔

عمر:۔ اٹھارہ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کیلئے تیس سال تک۔ شیڈولڈ اقوام کے لئے عمر کی انتہائی حد تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ کمیشن میمو کلرک اور سیلزمین امیدواروں کو اڑھائی سو روپیہ بطور ضمانت داخل کرنا ہوگا اس رقم کا نصف بوقت تقرر نقد ادا کرنا ہوگا اور باقی نصف چھ ماہ کے اندر مساوی اقساط میں۔

تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ سیکرٹری کو لکھئے۔

امیریکن فونٹین پن

ہمارے پاس نہایت عمدہ امیریکن فونٹین پن پہنچ گئے ہیں۔ نئی قسم کی پن پوائنٹ۔ نب رولڈ گولڈ کلپ اور لیور فلنگ سے کام کرتے ہیں جن احباب کو ضرورت ہو ہم سے منگوا سکتے ہیں۔

قیمت فی پن دس روپے محصولڈاک وخرچ وی پی ایک روپیہ

اسٹاک محدود ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ دوسری شپ منٹ کا انتظار کرنا پڑے گا۔

آرسو کو پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ دہلی

حبوب زندگی

بے مثال تحفہ ہے عجیب الاثر دوائی ہے۔ حد درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ مقوی دل و دماغ جگر و معدہ ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتی ہے
قیمت ایک درجن گولی تین روپے آٹھ آنے ہے
خاندانی حکیم حاذق سید مہر علیشاہ
مالک دواخانہ فاروقی قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۴۶ء سے بیگم آباد سٹیشن کا نام کوڈ انیشنل (B.G.D) جو دہلی ڈویژن کے محی الدین پور اور مرلو نگر سٹیشنوں کے درمیان واقع ہے۔ بدلکر مودی نگر کردیا جائیگا اور کوڈ انیشنل M.D.N.R ہوں گے۔

جنرل منیجر

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے۔
قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

جائداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۴ جون۔ کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے عارضی حکومت کے متعلق اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ شاید آج شام تک کمیٹی اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے۔ آج صبح گاندھی جی اور سردار پٹیل کو وائسرائے نے بتایا کہ نمائندہ اسمبلی کے انتخاب کے متعلق گورنر بنگال نے کیا رویہ اختیار کیا ہے۔ ایک خبر میں بتایا گیا تھا کہ گورنر بنگال نے اعلان کیا ہے کہ نمائندہ اسمبلی کے ہر امیدوار ممبر کو یہ لکھ کر دینا چاہیئے کہ وہ وزارتی سکیم کے انیسویں پیرے سے متفق ہیں۔ وائسرائے نے بتایا کہ یہ خبر صحیح نہیں ہے۔

نئی دہلی ۲۴ جون۔ آج وائسرائے اور وزارتی مشن نے باہمی مشورہ کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مشورہ اس بات چیت کے متعلق ہوا ہے جو آج گاندھی جی اور سردار پٹیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ آج شام کو پھر گاندھی جی مشن سے ملاقات کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ جون۔ بہار گورنمنٹ کے وزیر مسٹر عبدالقیوم انصاری نے ایک بیان میں کہا کہ ہمیں امید ہے کہ کانگرس نیشنلسٹ مسلمانوں اور مومنوں نے سے دھوکہ نہیں کرے گی۔ اور عارضی گورنمنٹ میں نمائندگی دلانے کی پوری کوشش کرے گی

نئی دہلی ۲۴ جون۔ آج مسٹر پٹیل اور گاندھی جی نے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس سے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد گاندھی جی کانگرس پریذیڈنٹ مولانا آزاد کی کوٹھی پر گئے۔ اور پندرہ منٹ تک ان سے گفتگو کر کے واپس چلے گئے۔ صبح کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد مولانا آزاد نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ آج ایک نئی بات پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا کچھ امید بندھتی ہے تو مولانا نے اس کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

نئی دہلی ۲۴ جون۔ آج صبح گیارہ بجے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ کل پھر ہوگا۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ آج نمائندہ اسمبلی کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔

ٹراونکور ۲۴ جون۔ دیوان صاحب ریاست ٹراونکور نے اعلان کیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ حکومت کشمیر کو پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری پر ٹراونکور کی طرف سے مبارکباد کا تار دیا گیا۔

لنڈن ۲۳ جون۔ آج برطانیہ کے مختلف اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت برطانیہ فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیشن کی رپورٹ کی سفارشات کو مسترد کر دے گی کیونکہ موجودہ برسر اقتدار پارٹی یہود کی نسبت عربوں سے اپنے تعلقات زیادہ بہتر رنگ میں قائم کرنا چاہتی ہے۔

واشنگٹن ۲۳ جون۔ امریکہ کے وزیر جنگ نے ایوان نمائندگان کو بتایا کہ حکومت امریکہ نے ایشیا میں امن بحال کرنے کی خاطر چین کی ساٹھ ڈویژن فوج کو مسلح کرنے اور انکی باقاعدہ تربیت کرنے کا فیصلہ کیا ہے

نینی تال ۲۳ جون۔ وزیر اعظم یو۔ پی نے بتایا کہ فسادات علی گڑھ کی تحقیقات کی جا رہی ہے مفصل رپورٹ موصول ہونے پر بلوائیوں پر جرمانہ عائد کیا جائیگا۔

کلکتہ ۲۳ جون۔ پنڈت نہرو کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے والے ایک گروہ نے کل ایک فوجی لاری پر حملہ کر کے اسے چکنا چور کر دیا۔ بالآخر پولیس نے آخر ہجوم کو منتشر کر دیا۔

بنکاک ۲۳ جون۔ سیام کے متوفی بادشاہ کی وفات کے متعلق باقاعدہ تحقیقات کی جا رہی ہے۔ چنانچہ آپ کے تابوت کو کھول کر نعش کا ایکسرے فوٹو لیا گیا۔ متوفی بادشاہ ۹ جون کو پُر اسرار حالات میں مردہ پایا گیا تھا۔

نئی دہلی ۲۴ جون۔ آج شام کو کانگرس ورکنگ کمیٹی نے عارضی گورنمنٹ میں شامل ہونا نامنظور کر دیا ہے۔ اس فیصلہ کی مختصر اطلاع وزارتی مشن اور وائسرائے کو کر دی گئی ہے مفصل اعتراضات کل بھیجے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ گو کانگرس ورکنگ کمیٹی نے عارضی حکومت میں شامل ہونا نامنظور کر دیا ہے لیکن ہندوستان کے آئندہ آئین کے متعلق وزارتی مشن نے جو سکیم پیش کی ہے۔ کمیٹی اسے منظور کر لینے کے حق میں ہے۔

کراچی ۲۳ جون۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں کی دعوت پر سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے عازم دہلی ہو گئے۔

شنگھائی ۲۳ جون۔ چین کی مرکزی حکومت اور کمیونسٹ فوجوں کے درمیان عارضی صلح میں توسیع ہونے کے باوجود بعض مقامات پر پھر تصادم شروع ہو گیا ہے۔ آج شنگھائی کے شہریوں نے اس خانہ جنگی کے خلاف بازاروں میں مظاہرے کئے۔

واشنگٹن ۲۳ جون۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ امریکہ کے یہود کے دباؤ کی وجہ سے حکومت امریکہ برطانیہ کو ایک یادداشت بھیجنے والی ہے۔ جس میں فلسطین کے مفتی اعظم کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مشورہ دیا جائیگا۔ قانونی پوزیشن یہ ہے۔ کہ مفتی اعظم کے خلاف صرف جلاوطنی کا ایک حکم صادر ہو چکا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی حکم آپ کے خلاف اس وقت تک برطانوی حکومت نے صادر نہیں کیا۔ بلکہ قیام فرانس کے دوران میں آپ کے متعلق یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ آپ جنگی مجرموں میں شامل نہیں ہیں۔

لنڈن ۲۳ جون۔ ہیلی گولینڈ جو جرمنی کا مستحکم ترین قلعہ تھا۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اسے ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے

لاہور ۲۳ جون۔ ملک سر خضر حیات خان ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب جولائی کے دوسرے ہفتہ تک واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔ اور اسمبلی کے اس اجلاس میں شریک ہونگے جس میں مجلس قانون ساز کے لئے نمائندے منتخب ہوں گے۔

رنگون ۲۳ جون۔ سلسلہ بے تار برقی کے چیف انجینئر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان اور برما کے درمیان بے تار برقی کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے

نئی دہلی ۲۳ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس سال برطانوی اور امریکن یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بہت کم ہندوستانی طلباء جا سکینگے امید ہے۔ کہ اگلے سالوں میں کافی طلباء کے لئے جانے کا موقع پیدا ہو جائیگا۔

بمبئی ۲۳ جون۔ حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بہت جلد صوبے بھر میں امتناع شراب کی سکیم نافذ کر دی جائے۔

نئی دہلی ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے وزارتی مشن اب زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون تک ہندوستان ٹھہریگا۔ اس کے بعد وہ فوراً انگلستان روانہ ہو جائے گا۔

مدراس ۲۳ جون حکومت مدراس نے ایک کروڑ روپیہ اچھوتوں کی تعلیمی ترقی کے لئے مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک سکیم بنائی جا رہی ہے۔

طہران ۲۳ جون۔ کرد فوجوں نے پھر ایک شہر پر حملہ کر دیا ہے۔ آٹھ گھنٹے تک لڑائی ہونے کے بعد انہیں پسپا کر دیا گیا۔ یاد رہے۔ کہ انہیں دنوں کرد لیڈروں اور مرکزی حکومت کے درمیان سمجھوتہ کی بات چیت بھی ہو رہی ہے۔

دہلی ۲۳ جون۔ کشمیر کے تازہ حالات کے متعلق وزارتی مشن نے بھی دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشن کی خواہش کے مطابق عنقریب ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ جو تمام حالات کی تحقیقات کرے گا۔

لنڈن ۲۳ جون پارلیمنٹ میں برما کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے جواہر لال نہرو کی کشمیر میں گرفتاری کا بھی ذکر ہوا۔ مسٹر سورنسن نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ایک ہندوستانی ریاست نے عاقبت نااندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۲۳ جون مسلم لیگی حلقوں میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ کانگرس نے عارضی حکومت کی تشکیل کے مسئلہ پر نہایت تنگدلی اور مسلم آزاری کے رویہ کا ثبوت دیا ہے کانگرس جسے چاہے اپنے کوٹے میں شامل کر سکتی ہے۔ حالانکہ وزارتی مشن کی ۱۶ جون والی سکیم میں صرف ہندو کوٹا اور مسلم کوٹا کا ذکر کیا ہے۔ نشستوں کی تقسیم کو خالصاً فرقہ وارانہ لائنوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس صورت میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمائندے منتخب کرنیکا حق علی الترتیب کانگرس اور لیگ کو ہی حاصل ہے کیونکہ انہیں دو جماعتوں کو ہندوؤں اور مسلمانوں کی غالب اکثریت کا نمائندہ تسلیم